آئی ٹی کارنر

سجاد کا خواب

تحریر : ڈاکٹر سائرہ بانو

جنرل سیکریٹری کوآرڈی نیشن گروپ

سجاد گھر سے نکلا تو اس کی ماں نے اسے دروازے پر اپنی دعائوں کے ساتھ رخصت کیاسجاد اپنی یونیفارم میں ملبوس کندھے پر اسکول بیگ لٹکائے چلا جارہا تھا۔اس کی ماں تھوڑی دیر تک دروازے پر کھڑی اسے دیکھتی رہی۔جب سجاد گلی کے کونے پر پہنچ کر اس کی نظروں سے اوجھل ہوگیا تو اس نے دروازہ بند کرلیا۔

سجاد اپنی ماں کا ایک ہی بیٹا تھا۔اس کے ابو کا کچھ عرصہ پہلے انتقال ہوگیا تھا۔وہ ایک فیکٹری میں ملازم تھے۔دیانت دار اور محنتی انسان تھے۔ان کی تنخواہ معمولی سی تھی جس میں وہ بڑی مشکل سے اپنیبیوی اور بیٹے کا پیٹ بھر پاتے تھے۔اس غربت کے باوجود ان کی خواہش تھی کہ وہ اپنے بیٹے سجاد کو پڑھا لکھا کر بڑا آدمی بنانا چاہتے تھے۔وہ خود معمولی تعلیم یافتہ تھے جس کی کمی کا انہیں شدت سے احساس تھا مگر انھوں نے عہد کرلیا تھا کہ وہ ہر صورت میں سجاد کو اچھی تعلیم دلوائیں گے۔

ایک روز فیکٹری میں وہ جب تنخواہ لینے اپنے کیشیئر کے پاس گئے تو انھوں نے کیشیئر کی باتیں سن لیں۔وہ اپنے کسی دوست سے فون پر کہہ رہا تھا ’’ارے میرے دوست! آئی ٹی اکیسویں صدی کی زبان ہے۔اس دور میں وہی قوم آگے جائے گی جو انفارمیشن ٹیکنالوجی کی اہمیت سے واقف ہوگی۔اس اہم چیز سے ناواقف لوگ چاہے کتنے تعلیم یافتہ ہوں اگر وہ آئی ٹی سے ناواقف ہیں جو جاہل تصور کیے جائیں گے۔اپنے کیشیئر کی بات سن کر سجاد کے ابو کو بڑی حیرت ہوئی۔وہ کیشیئر سے پوچھنے لگے ’’صاحب! ایسی کونسی نئی پڑھائی آگئی ہے جس کے نہ پڑھنے سے پڑھے لکھے بھی جاہل سمجھے جائیں گے؟‘‘ یہ سن کر کیشیئر ہنسا اور اس نے سجاد کے ابو کو آئی ٹی یعنی انفارمیشن ٹیکنالوجی کے بارے میں تفصیل سے بتایا کہ کس طرح اس کی وجہ سے دنیا کا ہر کام آسان ہوگیا ہے۔اب نہ تو ڈھیروں فائلوں کی ضرورت ہے اور نہ کتابوں کی۔نہ ڈھیر ساری سیاہی اور اسٹیشنری چاہیے اور نہ رجسٹروں کے پلندے۔صرف ایک کمپیوٹر لو اور ہر کام آسان۔

یہ دیکھو! ‘‘یہ کہہ کر کیشیئر نے اپنے سامنے رکھا کمپیوٹر آن کیا اور سجاد کے ابو سے کہنے لگا ’’میں تمھارا نام اس میں لکھوں گا اور تمھاری ساری تفصیل اس اسکرین پر آجائے گی کہ تمھاری تنخواہ کتنی ہے تم نے کتنے گھنٹے کام کیا ہے کتنے گھنٹے اوور ٹائم کیا ہے کتنا ایڈوانس لیا ہے کتنی چھٹیاں کی ہیں۔سارا حساب کتاب ایک منٹ میں سامنے آجائے گا۔’’

یہ سن کر سجاد کے ابو کو بڑی حیرت ہوئی اور انھوں نے اسی دن یہ طے کرلیا تھا کہ چاہے انہیں دن رات کام کیوں نہ کرنا پڑے وہ اپنے سجاد کو آئی ٹی کی تعلیم ضرور دلوائیں گے گھر آکر جب انھوں نے اپنی بیوی اور سجاد کی امی کو کیشیئر صاحب سے ہونے والی بات چیت کی تفصیل سنائی تو سجاد کی امی نے بھی ان کے خیال کی تائید کی اور کہا ’’سجاد کے ابو! ہمیں اپنے بچے کو یہ تعلیم ضرور دلوانی چاہیے۔اس میں ہمارا بہت فائدہ ہوگا۔اگر ہمارے بچے نے یہ تعلیم حاصل کرلی تو وہ بہت جلد ترقی کرلے گا۔’’

ہاں پھر ہمارے سارے دکھ درد دور ہوجائیں گے سجاد کی ماں!‘‘ سجاد کے ابو نے کہا : ’’ہمارا سجاد بھی یہ والی تعلیم حاصل کرکے بہت آگے بڑھ جائے گا۔’’

لہٰذا دونوں میاں بیوی نے یہ عہد کرلیا جس کے بعد اپنے خواب کی تعبیر پانے کے لیے جدوجہد شروع کی مگر قسمت کو کچھ اورہی منظور تھاشاید سجاد کے ابو کے نصیب میں اپنے بیٹے کی خوشی دیکھنا نہیں تھا۔ایک روز اپنی فیکٹری سے گھر آتے ہوئے راستے میں انھیں دل کا دورہ پڑا۔چند راہگیر انھیں اٹھا کر اسپتال لے گئے جہاں انھیں فوری طور پر طبی امداد فراہم کی گئی مگر تھوڑی ہی دیر بعد وہ اپنے خالق حقیقی سے جاملے۔سجاد کی امی پر تو گویا مصیبتوں کا پہاڑ ٹوٹ پڑا۔ان کی کچھ سمجھ میں نہیں آرہا تھا کہ کیا کریں کہاں جائیں کس سے فریاد کریں۔اتنے چاہنے والے شوہر کی اس طرح جدائی ان سے سہی نہیں جارہی تھی جس کا نتیجہ یہ نکلا کہ وہ خود بھی بیمار پڑگئیں۔انھیں اپنا ہوش نہیں تھا تو سجاد کو کیسے دیکھتیں؟ اس کی کیسے دیکھ بھال کرتیں؟ محلے والوں اور رشتے داروں نے کچھ عرصہ تو ہمدردی کی مگر آہستہ آہستہ وہ سب بھی دور ہوتے چلے گئے اور سجاد اور اس کی امی اپنے دکھوں کے سائے میں تنہا رہ گئی۔

شوہر دنیا سے جاچکا تھا...بیٹا ان کی توجہ کا طالب تھا...چند روز بعد انھوں نے کسی نہ کسی طرح خود کو سنبھالا تو مرنے والے کی آخری خواہش یاد آئی۔وہ اپنے پیارے بیٹے سجاد کو آئی ٹی کی تعلیم دلوانا چاہتے تھی۔یہ یاد آتے ہی سجاد کی امی کے جسم میں گویا نئی توانائی آگئی۔مرحوم شوہر کی آخری خواہش پوری کرنا ان کا ایمان تھا۔چنانچہ انھوں نے اس کے لیے بھاگ دوڑ شروع کردی۔محلے والوں کے کپڑے سینے لگیں اور اس طرح گھر کا خرچ چلنے لگا مگر آئی ٹی کی تعلیم کی فیس ادا کرنے کا بندوبست ابھی تک نہیں ہو پا رہا تھا۔انھوں نے اپنی کئی جاننے والی عورتوں سے اس کا تذکرہ کیا تو ایک عورت کیبیٹی نے انہیں ایک نئی راہ دکھائی ۔اس بچی نے ان سے کہا تھا : ’’آنٹی! اگر آپ سجاد کو آئی ٹی کی تعلیم دلوانا چاہتی ہیں مگر اس کے بارے میں کچھ جانتی نہیں اور نہ اس کی فیس ادا کرسکتی ہیں تو آپ ایسا کریں کہ کوآرڈی نیشن گروپ کی قائم کردہ کسی کمپیوٹر لیب میں چلی جائیں۔‘‘

یہ کیسا دفتر ہے بیٹی؟ وہاں مجھے کیا کرنا ہوگا؟‘‘ سجاد کی امی نے پریشانی سے پوچھا۔’’

آنٹی ! یہ ایک ایسا دفتر ہے جہاں آئی ٹی کی تعلیم حاصل کرنے کے خواہش مند بچوں کی ہر طرح سے مدد کی جاتی ہی۔انھیں ’’ مشورہ دیا جاتا ہی۔وہ آئی ٹی کی تعلیم حاصل کرنے کے خواہش مند بچوں کی ہر طرح سے سرپرستی کرتے ہیں ان کی فیسیں تک ادا کرتے ہیں اور تو اور۔وہ ضرورت مند اور مستحق بچوں کو کمپیوٹرز کے تحفے بھی دیتے ہیں۔‘‘

اُنہوں نے کئی اسکولوں میں‌بھی کمپیوٹر لیبز بنائے ہیں۔آپ ان کے پاس جائیں۔وہ آپ کی ضرور مدد کریں گی۔‘‘ چنانچہ اس بچی کے مشورے پر سجاد کی امی کوآرڈی نیشن گروپ کے دفتر گئیں۔ جہاں اُنہوں نے اپنا مسئلہ اُن سے بیان کیا ۔اُن لوگوں نے اُن کا مسئلہ بے حد توجہ سے سُنا اور اُنہیں یقین دلایا کہ اُن کا مسئلہ جلد حل ہوجائے گا۔ اس کے کچھ ہی دنوں کے بعد سجاد کا ایک اچھے اسکول میں داخلہ ہوگیا یونیفارم کتابیں بستہ سب آگیا اس کی فیس بھی ادا کردی گئی اور اس طرح سجاد کی زندگی کا نیا سفر شروع ہوا۔وہ اپنے مرحوم ابو کے خواب کو تعبیر دینے جارہا تھا۔وہ دل لگا کر پڑھ رہا تھا اور انفارمیشن ٹیکنالوجی کی تعلیم حاصل کررہا تھا۔

آج سجاد کا میٹرک کا رزلٹ آرہا تھا۔وہ صبح سے ہی پرجوش تھا۔اسے امید تھی کہ وہ اپنے ابو کے خواب کو ضرور پورا کرے گا۔اس کی امی مسلسل دعائیں کررہی تھیں۔پھر رزلٹ آگیا جس میں سجاد نے نہ صرف اچھے نمبروں سے کامیابی حاصل کی بلکہ کمپیوٹر سائنس میں0 فیصد نمبر لیے۔میٹر ک وہ کرچکا تھا آگے انٹر،بی ایس سی،ایم سی ایس کے راستے کھل چکے تھی۔وہ بے حد خوش تھا اور بار بار آسمان کی طرف دیکھ رہا تھا گویا کہہ رہا ہو ’’ ابو! میں آپ کا خواب پورا کرکے رہوں گا۔‘‘

*****